سوال

ایک شخص کی اپنی کوئی اولاد نہیں ہے۔ اس نےاپنے بھائی کی بیٹی کی پرورش کی ہے۔ کیا وہ اپنے سگے باپ کی وارث بنے گی یا اپنے تایا جان کی جس نے اسے پالا ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

منہ بولی اولاد کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:

ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ (الأحزاب: 5)

انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو، یہ اللہ کے ہاں زیادہ انصاف کی بات ہے۔

لہذا پرورش کرنے کی وجہ سے اس لڑکی کا تایا جس نے اس کی پرورش کی ہے اس کا باپ نہیں بن جائے گا۔ لڑکی کی نسبت اس کے سگے باپ کی طرف ہی کی جائے گی اور وہ اپنے سگے باپ کی ہی وارث بنے گی۔ تایا جب فوت ہوگا اس کی وراثت اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی۔ تایا کے فوت ہونے کے بعد اس کا سارا مال لے پالک بیٹی کو دے دینا شرعی لحاظ سے جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر تایا جس نے لڑکی کو پالا ہے، صاحب ثروت ہے، تو وہ اس کے حق میں اپنے مال سے ایک تہائی یا اس سے کم کی وصیت کر سکتا ہے۔

سیدنا خالد بن عبید السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَاكُمْ ثُلُثَ أَمْوَالِكُمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ زِيَادَةً فِي أَعْمَالِكُمْ (صحیح الجامع: 1721).

بلاشبہ اللہ تعالی نے تمہیں موت کے وقت ایک تہائی مال تک اختیار دیا ہے تاکہ تمہارے اعمال میں اضافہ ہوسکے۔

1. یاد رہے! تایا کا اپنی زندگی میں دیگر وارثوں کو محروم کرنے کے لیے اپنی ساری جائیداد لے پالک بیٹی کو ہبہ کر دینا بھی جائز نہیں ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

ڈاکٹر حافظ انس نضر